ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

Vol.6 No.2 2022

بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت زینب,رقیہ اور ام کلثوم رضي اللہ عنھن کے متعلق اٹھائے جانے والے شبہات کا ازالہ

The daughters of Holy Prophet Muhammad (PBUH)

*خبیب احمد بلال احمد بلغاری

(phdریسرچ اسکالر اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ)

اس مضمون کے ذریعہ نبی پاک علیہ السلام کی بیٹیوں کی تعداد سے متعلق پیدا کیئے جانے والے شبہات کو دور کیا گیا ہے۔ جو لوگ ان بیٹیوں کی تاریخ ولادت یا کم عمری کو بنیاد بنا کر آپ کے لیے ایک سے زیادہ صاحبزادیاں ہونے کو ناممکن سمجھتے ہیں یہاں دلیل کے ذریعہ انکے ایسے شبہات کا ازالہ گیا ہے۔ نیز نبی علیہ السلام کے ہاں چاربیٹیاں (حضرت زینب، رقیہ ، ام کلثوم اور فاطمہ رضی اللہ عنہن ہونے کو قرآن مجید، حدیث شریف ، اجماع امت اور فقہ جعفریہ کی کتابوں سے ثابت کیا گیا ہے۔

This subject is meant to remove those doubts which have been created concerning the number Prophet Muhammad's (PBUH) daughters. Strong arguments are given against those who deem it historically impossible for the Prophet to have more than one daughter. Furthermore, this article has established through several evidences from Quranic verses, Holy Hadith, consensus of Ummah and literatures from Jafari School of Thought that Prophet Muhammad (PBUH) had four daughters namely; Ruqiyyah, Zainab, Umm e Kulsom and Fatima (RA).

ابتدائیہ

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدنا ونبینا محمد وعلی آلہ الطیبین الطاھرین وصحابتہ الغر المیامین ومن تبعھم باحسان إلی یوم الدین وبعد.

بہتر معلوم ہو گا پیش آمدہ مسئلہ کی تحقیق پیش کرنے سے قبل بعض مبلغین وذاکرین کے منہج تبلیغ کے متعلق کچھ باتیں عرض کروں,ہم مانتے ہیں ہر مسلک ومذہب کے پیروکاروں کو اپنے بڑوں پیشواوں سے محبت کا حق حاصل ہے,نصرانی حضرت عیسی υ سے,یہودی حضرت موسی وعزیر علیھما السلام سے محبت کرتے ہیں,اور ہم مسلمان بلا تفریق مسلک سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتے ہیں,یہ الگ بات ہے کہ کس گروہ کا انداز محبت قرآن وسنت کے روسے اللہ سبحانہ وتعالی کو محبوب ہے.

اسی طرح اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی محبت کے ساتھ آپ کے اہل بیت اطہار رضي اللہ عنھم آپ کے جانثار صحابہ کرام آپ کے تمام رشتہ داروں سے محبت رکھیں, ہماری صحابہ کرام رضي اللہ عنھم سے محبت اس لیے کہ انہوں نے آپ ﷺ کی مدد ونصرت کی,اور اہل بیت اطہار رضي اللہ عنھم سے محبت اس لیے کہ ان کی آپ ﷺ سے قرابت داری ہے اور انہوں نے ازواج واولاد کی شکل میں آپ ﷺ کی بھرپور خدمت کی,سو کسی سے محبت کرتے ہیں تو وجہ محبت آپ ﷺ کی ذات اقدس ہے اور کسی سے نفرت کرتے ہیں تو وجہ نفرت بھی آپ ﷺ کی ذات اقدس ہے.

اور ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ بعض حضرات اہل بیت کے ایک حصہ سے انتہائی محبت کا اظہار کرتے ہیں اس کے لیے کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے مگر انھوں نے اس محبت کو بغض صحابہ رضي اللہ عنھم سے مشروط کر دی,جو ناقابل فھم اور ناقابل قبول ھے,

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

لیکن یہ لوگ صحابہ کرام سے دشمنی کرتے کرتے اہل بیت کی بھی تنقیص کرتے ہیں, حضرت علی رضي الله عنہ کو بیعت صدیق میں مجبور اور مظلوم ثابت کرنے کے لیے حضرت عمر رضي الله عنہ پہ الزام لگادیا کہ انہوں نے گردن میں رسی ڈال کے گھسیٹ کرلائے, اسی طرح حضرت عمر رضي الله عنہ پہ حضرت فاطمہ رضي الله عنها کی پسلی کو توڑ کر حمل کو ضائع کرنے کا الزام لگادیا.

بتایے! حضرت عمر رضي الله عنہ سے نفرت تو سادہ دل لوگوں کے دل میں بٹھادی مگر علی شیر خدا کی کیا عزت رہ گئی؟ کیاوہ اتنے کمزور تھے کہ ان کو راستوں میں گھسیٹا جاتا, یا وہ اپنی اہلیہ کی بھی حفاظت کے قابل نہ تھے؟!.

عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ زیر بحث مسئلہ چونکہ حضرت زینب, رقیہ, ام کلثوم رضي الله عنهن کے متعلق ھیں, جو اہل بیت ہونے کے ساتھ ساتھ صحابیات میں بھی شامل ہیں, اور ان کی شادیاں دوسرے صحابہ کرام رضي الله عنهم سے ہوئی ہیں اس لیے ان کو رسول الله ﷺ کی اولاد سے نکال باہر کرکے حضرت علی رضي الله عنہ کی عزت بڑھانا چاہتے ہیں, جبکہ حضرت علی رضي الله عنہ کا مقام مسلمہ ھے جس کے لیے کسی اور کی تنقیص کی ضرورت نھیں, کیا اللہ کے رسول ﷺ اور حضرت خدیجہ الکبری رضي الله عنها اس بات پر خوش ھو جائیں گے کہ ان کے بیٹیوں کے وجود کا انکار کیا جاے, جنھوں نے حضرت علی وفاطمہ رضي الله عنهما کے سامنے زندگی گزاری, ان کے سامنے وفات پائی. تمام اہل سنت اور نسب کی کتابوں میں یہ صراحت ہے کہ یہ حضرت خدیجہ کے بطن سے نبي مکرم ﷺ کی اولاد ہیں فقہ جعفریہ کے مصادر میں بھی اس کی تائید موجود ہے, جو کہ آپ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے.

ہم نے اس تحریر میں اللہ کے رسول ﷺ کی انہی صاحبزادیوں کے متعلق پیدا کیے جانے والے شکوک وشبہات کا جائزہ پیش کرتے ہوئے مستند حوالوں سے ان کا مدلل ازالہ کیا ہے۔اس میں عوام کے لیے بھی رہنمائی ہے اور ان لوگوں کے لیے بھی دعوت فکر ہے کہ وہ خانوادہ رسول ﷺ کی طرف انگلی اٹھاکر دین کی خدمت نہیں کر رہے اللہ تعالی تمام مسلمانوں کو صحابہ واہل بیت سے حقیقی محبت کی توفیق عطا فرماے, آمین.

صحابہ واہل بیت رضي الله عنهم کے متعلق اہل سنت کا موقف:

اللہ کے رسول ﷺ کو اَپنے صحابہ اور اھل بیت رضي الله عنهم سے بڑی محبت تھی, انھیں اپنی زندگی میں عزت وتکریم سے نوازا, اور اپنے بعد بھی ان کے عظمت وشان کی خیال رکھنے کی تلقین فرمائی, اور جب امت کے بعض افراد سے اپنے اَصحاب اور اہل وعیال رضي الله عنهم کی تنقیص یا بے ادبی کا خوف ہوا تو اس باب کو بند کرنے کے لیے ان کے حق میں خصوصی فرامین ارشاد فرمائے.

اسی ضمن میں جہاں آپ نے سبّ صحابہ یا ان کی کسی طرح کی بھی تنقیص سے منع فرمایا وہاں آپ ﷺ نے امت کو خاص وصیت فرمائی، اور تین مرتبہ ان کلمات کو دہرایا "أذكّركم الله في أهل بيتي"[1]. کہ میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ تعالی یاد دلاتا ہوں۔

اہل سنت اللہ کے رسول ﷺ کی اس وصیت پر قائم ہے۔اوراعتدال کے ساتھ تمام صحابہ اوراہل بیت کرام سے یکساں محبت کرتے ہیں، ان کی محبت کو زاد آخرت اور راہ نجات سمجھتے ہیں۔اسی لیے خلیفہ رسول ﷺ, یار غار حضرت ابو بکر صدیق رضي الله عنہ فرماتے ہیں: عن أبي بكر رضي الله عنه قال:"والذي نفسي بيده لقرابة رسول الله أحب إلى أن أصل من قرابتي" [2].

---

(1) صحيح مسلم لمسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (المتوفى:261ھ) (4/ 1873) (2408).

(2) صحيح البخاري لمحمد بن إسماعيل أبو عبد الله البخاري (المتوفى 256ھ) (4/ 1481) (3810) صحيح مسلم (3/ 1380) (1759).

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

رسول اللہ ﷺ کے قرابت داروں سے صلہ رحمی مجھے اپنے قرابت داروں سے صلہ رحمی سے بہت عزیز ہے۔

اسی طرح خلیفہ دوم جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

"فواللہ لإسلامک یوم أسلمت کان أحب إلي من إسلام الخطاب، ومابي إلا أني قد عرفت أن إسلامک کان أحب إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من إسلام الخطاب" [(1)].

اے عباس رضی اللہ عنہ جس دن آپ نے اسلام قبول کیا وہ مجھے اپنے باپ خطاب کے اسلام سے زیادہ محبوب تھا، یہ اس لیے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنھکو آپ کا اسلام قبول کرنا میرے باپ خطاب کے اسلام لانے سے زیادہ محبوب تھا۔

حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ان فرامین میں کتنی اہل بیت رسول ﷺ سے محبت چھلکتی ہے کہ انھیں اپنے قرابت داروں سے اللہ کے رسول ﷺ کے قرابت دار عزیز ھیں, اور اپنے باپ کے ایمان سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ایمان لانا زیادہ عزیز ھے چونکہ اس میں اللہ کے رسول ﷺ کی خوشی زیادہ ھے, یہی ہمارا عقیدہ وایمان ہے۔

اہل سنت کا اللہ کے رسول ﷺ کے چار بیٹیاں ہونے پر اجماع:

اہل سنت کا اس بات پر اجماع ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کی چار بیٹیاں ہیں, جس کی صراحت قرآن مجید کرتی ھے, اور چاروں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنھا کے بطن سے ہیں, اس بات پر متعدد علماء نے اجماع نقل کیا ہے حافظ عبد الغنی المقدسی ﷺ فرماتے ہیں: "البنات أربع بلا خلاف والصحیح في البنین أنھم ثلاثة وأول من ولد القاسم ثم زینب ثم رقیة ثم فاطمة ثم أم کلثوم ثم في الإسلام عبد اللہ ثم إبراھیم بالمدینة وأولادہ کلھم من خدیجة إلا إبراھیم فإنہ من ماریة وکلھم ماتوا قبلہ إلا فاطمة فإنھا عاشت بعدہ ستة أشھر" [(2)].

اس نص میں حافظ عبد الغنی المقدسی فرماتے ہیں: **"البنات أربع بلا خلاف"** کہ اللہ کے رسول ﷺ کی بلا خلاف چار بیٹیاں تھیں, اس لیے ہم اہل سنت کی کتب سے مزید دلائل پیش کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے, آنے والی صفحات میں کتب اہل سنت سے ادلہ ذکر ہوں گی۔

مبتدعہ کا اہل بیت کے متعلق غیر متوازن موقف:

اہل سنت کے اس متوازن موقف کے برعکس محبت اہل بیت رضی اللہ عنھم کے دعوے دار کچھ لوگ افراط وتفریط کا شکار ہیں۔ یہ لوگ اہل بیت میں سے بعض شخصیات سے محبت میں غلو کر کے ان کو مقام رسالت تک پہنچا دیتے ہیں، اور ساتھ ہی دیگر اہل بیت کو یکسر نظر انداز کرتے ہیں۔

بلکہ صریح نصوص کے باوجود انہیں اہل بیت کے زمرے سے نکالنے کے لیے مختلف تاویلات تراشتے اور فرضی قصے گھڑ لیتے ہیں۔ انہی مظلوم اہل بیت میں ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن کے علاوہ اللہ کے رسول ﷺ کی تین صاحبزادیاں زینب، رقیہ، اور ام کلثوم رضی اللہ عنھن اجمعین شامل ہیں۔

---

(1) الأحادیث المختارة مما لم یخرجہ البخاري ومسلم في صحیحیھما لضیاء الدین أبو عبد اللہ محمد بن عبد الواحد المقدسي (المتوفی: 643ھ-) (11 / 155).

(2) الوافي بالوفیات لصلاح الدین خلیل بن أیبک بن عبد اللہ الصفدي (المتوفی: 764ھ) (1 / 79).

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

غالیوں کا یہ گروہ جہاں حضرت فاطمہ رضي الله عنها کے بارے میں انتہا درجہ غلو کا شکار ہیں، وہیں صرف ذاتی عناد کی بنیاد پر باقی تین صاحبزادیوں کو اللہ کے رسول ﷺ کی بیٹیاں تک تسلیم کرنے کو تیار نہیں.

اللہ کے رسول ﷺ کے ان تین بیٹیوں سے عداوت کی وجہ:

اگر ہم اس بات پر غور کریں کہ آخر اللہ کے رسول ﷺ کی ان صاحبزادیوں سے بغض کی اصل وجہ کیا ہے؟

تو ہمیں ان کا سب سے بڑا جرم یہی نظر آتا ہے کہ ان میں سے دو حضرت رقیہ و ام کلثوم رضي الله عنهما کی شادی اللہ کے رسول ﷺ نے یکے بعد دیگرے خلیفہ ثالث حضرت عثمان بن عفان رضي الله عنه سے، جبکہ تیسری کی شادی حضرت خدیجہ بنت خویلد رضي الله عنها کی بہن ہالہ بنت خویلد کے بیٹے ابو العاص بن ربیع رضي الله عنه سے کرائی, جو حضرت زینب رضي الله عنها کے خالہ زاد تھے۔ چونکہ ان حضرات کے خیال میں حضرت علی رضي الله عنه آپ ﷺ کے اکلوتے داماد ہیں, وہ اس فضیلت میں کسی اور کو شریک کرنا نہیں چاہتے, اس لیے قرآن وسنت کے نصوص کے علاوہ ان کے اپنی کتابوں سے بھی ثابت شدہ مسلمہ حقیقت سے منحرف ہو جاتے ہیں۔

قرآن مجید سے چار بیٹیوں کا ثبوت:

پہلے ہم قرآن مجید سے بنات النبی ﷺ ثابت کریں گے پھر ان کی اپنی مستند کتابوں سے چند حوالہ جات پیش کریں گے، اور آخر میں ان کی جانب سے پیدا کیے جانے والے شبہات کا رد پیش کریں گے۔

آپ ﷺ کی کئی بیٹیاں ہونے کا ثبوت قرآن میں موجود ہے {يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا} [الأحزاب:59].

"اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں، یہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں، اور نہ ستائی جائیں, اور اللہ تعالی غفور رحیم ہے۔".

ایک مسلمان کے لیے قرآن مجید کی یہ تصریح کافی ہونی چاہیے کہ قرآن میں لفظ "بنات" "صاحبزادیاں" استعمال ہوا ہے جو بنت کی جمع ھے, اور یہ اللہ کے رسول ﷺ کے کئی بیٹیاں ھونے کی صریح دلیل ھے, جن کی ولادت اور شادیوں کا تذکرہ سنت رسول ﷺ سے ثابت ہے, اور امت کا اس بات پر اجماع ہے.

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

شیعہ کتب سے چار بیٹیوں کا ثبوت:

چونکہ یہ تشکیک بعض متقدمین شیعہ اور بعض معاصر ذاکرین کی طرف سے پھیلایا جارہا ہے اس لیے چند نصوص شیعہ کتب سے پیش کرتے ہیں ویسے بنات النبی ﷺ کے ثبوت میں شیعہ کتب سے بیسیوں نصوص پیش کی جاسکتی ہیں، لیکن یہاں اختصار کے خاطر چند ایک نصوص پر اکتفا کرتے ہیں۔

1- محمد بن یعقوب الکلینی ت(328ھ) الملقب بثقة الإسلام، الکافی کے مؤلف نے اپنی کتاب میں باب قائم کیا ہے: (مولد النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته) اس میں یہ نص ذکر کیا ہے: "تزوج خديجة وهو ابن بضع وعشرين سنة فولد له منها قبل مبعثه عليه السلام القاسم ورقية وزينب وأم كلثوم، وولد له بعد مبعثه الطيب والطاهر وفاطمة" [1].

اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت خدیجہ رضي الله عنها سے شادی کی جب آپ ﷺ کی عمر بیس اور کچھ سال تھی، جن کے بطن سے آپ کی بعثت سے پہلے قاسم، رقیہ، زینب اور ام کلثوم رضي الله عنهن کی پیدائش ہوئی؛ جبکہ بعثت کے بعد طیب وطاہر اور فاطمہ رضي الله عنهم کی ولادت ہوئی۔

اس روایت پر شیعہ محقق فیض الکاشانی نے اپنی کتاب 'الوافی' میں کوئی جرح نہیں کی ہے، جو کلینی سے اس کی موافقت اور روایت کی صحت کی دلیل ہے۔

اور لفظ " فولد له منها"، اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ ساری بیٹیاں اللہ کے رسول ﷺ کی ہی تھیں اور حضرت خدیجہ رضي الله عنها کے بطن سے، اس سے وہ تمام شبہات ختم ہو جاتے ہیں جو ان صاحبزادیوں کو لے پالک گردانے کی کوشش کرتے ہیں.

2- اسی طرح ابن بابویہ نے 'الخصال' میں امام جعفر صادق ﷺ سے ذرا مفصل انداز میں روایت ذکر کی ہے: عن أبي عبد الله قال: ولد لرسول الله ﷺ من خديجة: القاسم، والطاهر وهو عبد الله، وأم كلثوم، ورقية، وزينب، وفاطمة. وتزوج علي بن أبي طالب فاطمة، وتزوج أبو العاص بن الربيع وهو رجل من بني أمية زينب، وتزوج عثمان بن عفان أم كلثوم فماتت ولم يدخل بها، فلما ساروا إلى بدر زوجه رسول الله ﷺ رقية. وولد لرسول الله ﷺ إبراهيم من مارية وهي أم إبراهيم أم ولد" [2].

اس روایت میں نہ صرف چاروں بیٹیوں کا ثبوت ہے، بلکہ "ولد لرسول الله ﷺ من خديجة" کہہ کر اختلاف ہی ختم کر دیا کہ ساری بیٹیاں حضرت خدیجہ رضي الله عنها کے ہی بطن سے ہیں، اور اس روایت میں ان کی حضرت عثمان اور آبو العاص بن ربیع رضي الله عنهم کے عقد میں دینے کی صراحت بھی ہے۔

3- شیعوں کے مشہور امام الطبرسي نے اپنی مشہور کتاب " إعلام الورى" میں ایک باب قائم کیا ہے.

(الفصل الأول) في ذكر أزواجه وأولاده صلوات الله عليه وآله، آپ ﷺ کے ازواج واولاد کا ذکر:

---

(1) الكافي لأبي جعفر محمّد بن يعقوب الكليني (المتوفى 329 ھ-) (1/ 439-440).

(2) الخصال لابن بابويه القمي الصدوق (ت 381ھ-) (ص 405).

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

(أول امرأة تزوجها رسول الله خديجة بنت خويلد بن أسد بن عبد العزى بن قصي، تزوجها وهو ابن خمس وعشرين ... وإنما ولد له منها ابنان وأربع بنات، زينب ورقية وأم كلثوم وفاطمة" [1] .

اس روایت میں بھی طبرسی "إنما ولد له منها ابنان وأربع بنات" کہہ کر اس بات کی صراحت کی ہے, کہ دونوں بیٹے اور چاروں بیٹیاں حضرت خدیجہ رضي الله عنها کے بطن سے ہی ہیں.

4- معاصرین میں سے علم نسب اور تاریخ کے ماہر مشہور شیعہ عالم علامہ عباس القمی نے امام جعفر صادق رحمہ اللہ سے ان چار بیٹیوں کے ثبوت کی توثیق کی ہے:

"أولاده ورد عن الإمام الصادق: أنه ولد لرسول الله من خديجة: القاسم والطاهر وفاطمة وأم كلثوم ورقية وزينب" [2] .

آپ کے اولاد جو امام الصادق سے منقول ہے: بے شک اللہ کے رسول ﷺ کے لیے حضرت خدیجہ کے بطن سے قاسم, طاہر فاطمہ, ام کلثوم, رقیہ اور زینب رضي الله عنهن کی ولادت ہوئی.

5- اسی طرح معاصر شیعہ عالم عبد الرزاق المقرم نے اپنی کتاب "وفاة الصديقة الزهراء" میں اس بات پر اجماع نقل کیا ہے "واتفق المؤرخون -**إلا من شذ**- على أن هؤلاء الأولاد ولدتهم خديجة من رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم" [3] .

مورخین کا اتفاق ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کی یہ اولاد حضرت خدیجہ رضي الله عنها کے بطن سے ہیں, اور اس کے مخالف رائے کو شاذ قرار دیا ہے.

---

(1) إعلام الورى بأعلام الهدى، لأبي الفضل بن الحسن الطبرسي (ت548ھ) (ص:139-141).
(2) منتهى الآمال في تواريخ النبي والآل للشيخ عباس القمي (ت 1294ھ) (1/152).
(3) وفاة الصديقة الزهراء لعبد الرزاق المقرم (ت1316ھ) (ص:13-14).

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

اللہ کے رسول ﷺ کے صاحبزادیوں کے متعلق شبہات:

اب اس شبہ کی طرف آتے ہیں جس سے اللہ کے رسول ﷺ کے صاحبزادیوں کی کم عمری میں شادی کو بنیاد بنا کر ان کے وجود کا ہی انکار کرنے کی کوشش کی جاتی ہے, اور اہل بیت سے محبت کے دعوی دار اس پر واہ واہ کر رہے ھوتے ہیں۔

شبہ یہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کی شادی 25 سال کی عمر میں ہوئی۔پہلی بیٹی زینب کی ولادت شادی کے 5 سال بعد ہوئی، جبکہ رقیہ کی پیدائش کے وقت آپ کی عمر مبارک 33 سال تھی اور ام کلثوم کی ولادت کے وقت آپ 35 سال کی عمر کو پہنچ چکے تھے۔پھر ایسی روایات بھی موجود ہیں جن کے مطابق ان دونوں کی شادی نبوت سے قبل ابو لہب کے بیٹوں عتبہ اور عتیبہ ہوئی تھی۔چونکہ آپ ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت عطا کی گئی تھی، تو اب یہ کیسے ممکن ہے محض پانچ اور سات سال میں یہ صاحبزادیاں پیدا بھی ہوگئی ہوں اور ان کی شادی بھی کر دی گئی ہوں۔

شبہات کا جواب:

اللہ کے رسول ﷺ کی کئی بیٹیاں ہونے کا ثبوت قرآن مجید سنت رسول ﷺ اور اجماع امت سے ثابت ہے, اکثر متقدمین شیعہ علماء بھی اس کے قائل ہیں, تو محض توہم کی بنیاد پر ان سارے نصوص کو کسی طور نہیں جھٹلایا جاسکتا, یہاں صرف عوام کے ذہنوں سے تشکیک کو دور کرنا مقصود ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ کی بیٹیوں تاریخ ولادت سے متعلق روایتیں ضعیف ہیں:

اللہ کے رسول ﷺ کی بیٹیوں کی تاریخ ولادت کے متعلق کوئی صحیح مستند روایت موجود نہیں ہے، جس کو بنیاد بنا کر ان کے وجود کا انکار کیا جا سکے, خود حضرت علی رضي اللہ عنہ کے تاریخ ولادت کے بارے میں کئی اقوال ہیں,اسی لیے آپ رضي اللہ عنہ کا اسلام لاتے وقت عمر کے متعلق کئی روایات ہیں,[1] اس اختلاف کی وجہ سے حضرت علی رضي اللہ عنہ کی وجود کا انکار نھیں کیا جاسکتا۔

اب ھم ان مؤرخین کے دلیل کا جائزہ لیتے ھیں جو اللہ کے رسول ﷺ کے صاحبزادیوں کی ولادت کی تصریح اس طرح کرتے ھیں س ہ حضرت زینب کی ولادت شادی کے 5 سال بعد ہوئی، جبکہ حضرت رقیہ کی پیدائش کے وقت آپ ﷺ کا عمر مبارک 33 سال تھی اور حضرت ام کلثوم کی ولادت کے وقت 35 سال کو پہنچ چکے تھے ۔

قال عبيد الله بن محمد بن سليمان بن جعفر بن سليمان الهاشمي: "ولدت زينب بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم ابن ثلاثين سنة، وولدت رقية بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ورسول الله صلى الله عليه وسلم ابن ثلاث وثلاثين سنة" [2].

---

(1) الاستيعاب في معرفة الأصحاب لأبي عمر ابن عبد البر النمري (المتوفى: 463هـ) (2/510) رقم: (808) معجم الصحابة لأبي القاسم البغوي (المتوفى: 317هـ) (2/431) رقم: (802).

(2) أخرجه الحاكم في المستدرك (4/ 128) (6913), مختصرا وابن عبد البر في الاستيعاب (4/ 1839) من طريق عبيد الله بن محمد بن سليمان بن جعفر بن سليمان الهاشمي به.

اس اثر کے رواۃ میں أبو العباس محمد بن إسحاق بن إبراهيم الثقفي السراج ت 312ھ, کو حافظ الخليلي نے "ثقة، متفق عليها" کہا ہے. الإرشاد في معرفة علماء الحديث للخليلي (3/ 828).

جبکہ ان کا استاد عبید اللہ بن محمد بن سلیمان مجہول ہے اس کے بارے میں محدثین کا جرح وتعدیل منقول نہیں اگر ان کو ثقہ مان بھی لیا جاے تب بھی یہ اثر معضل ہے جس میں مسلسل کئی راوی محذوف ہیں, اس لیے کہ اللہ کے رسول ﷺ اور عبید اللہ بن محمد کے درمیان کم از کم 150 سال کا فاصلہ ہے۔

اس روایت کو علامہ مقبل الوادعي نے مستدرک حاکم کی تعلیق میں معضل کہا ہے۔

لھذا اس اثر میں دو علت ہے۔

یہ روایت ثابت نہیں جس کی علت تخریج میں واضح کر دی ہے لہذا اس معضل روایت کو بنیاد بنا کر جمع نفی کے ذریعے اللہ کے رسول ﷺ کے بیٹیوں کی وجود کا انکار نہیں کیا جا سکتا, ان کے وجود پر قرآن مجید سنت رسول ﷺ اور اجماع امت شاہد ہے, اسی لیے شیعہ علامہ مفید نے بھی لکھا ہے" أن زينب ورقية كانتا ابنتي رسول الله صلى الله عليه وسلم والمخالف لذلك شاذ بخلافه"(1).

کہ زینب ورقیہ اللہ کے رسول ﷺ کی بیٹیاں تھیں اس کا مخالف اپنے اختلاف میں شاذ ہے.

کم عمری میں شادی سے وجود کا انکار نہیں کیا جا سکتا:

اس دور میں بیٹیوں کی شادی یا نکاح کم عمری میں کر دیا کرتے تھے, بطور مثال حضرت علی اور فاطمہ رضي الله عنهما کی شادی دیکھ لیں، حضرت فاطمہ رضي الله عنها کی پیدائش شیعہ راجح روایت کے مطابق 5 بعثت کو ہوئی جس کی صراحت الكافي میں ہے: عن حبيب السجستاني ، قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : «ولدت فاطمة بنت محمد صلى الله عليه وآله وسلم بعد مبعث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بخمس سنين » (2).

اسی طرح ابو بصیر روایت کرتے ہیں: عن أبي بصير ، عن أبي عبد الله عليه السلام قال : « ولدت فاطمة في جمادى الآخرة يوم العشرين منه ، سنة خمس وأربعين من مولد النبي صلى الله عليه وآله وسلم " (3).

ان کی شادی حضرت علی رضي الله عنه سے 2ہجری کو ہوئی تھی، اس طرح ان کی عمر بھی شادی کے وقت صرف 10 سال ہی بنتی ہے۔

یہاں دوسرے بیٹیوں کی صرف عقد کی بات ہو رہی ہے, جس کے لیے کم عمری کوئی عیب نہیں.

1-عبید اللہ کا مجہول ہونا.

2-عبید اللہ اور اللہ کے رسول کے درمیان مسلسل کئی راویوں کا حذف ہونا جسے محدثین معضل کہتے ہیں.

(1) المسائل العكبرية للشيخ المفيد محمد بن محمد بن النعمان البغدادي (المتوفى 413 ھ) (مسئلہ نمبر 50 ص 120).
(2) الكافي للكليني (2 / 489).
(3) دلائل الإمامة لأبي جعفر محمد بن جرير بن رستم الطبري الامامي (ت 411ھ) (ص 79) بحار الأنوار للشيخ محمّد باقر بن محمّد تقي المجلسي (ت 1111 ھ-): (43/9).

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

اتنی کم عمری میں ابو لہب کے بیٹوں سے کیسے شادی ہوئی:

ابو لہب کے بیٹوں سے شادی کے متعلق روایتیں سخت ضعیف ہیں, بطور مثال حضرت قتادة بن دعامة کی روایت کو دیکھ لیجیے.

عن قتادة بن دعامة قال: تزوج أم كلثوم بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم عتيبة بن أبي لهب، فلم يبن بها حتى بعث النبي ﷺ، وكانت رقية عند أخيه عتبة بن أبي لهب" (1).

اس روایت میں سخت ضعف ہے, جسے ہم نیچے حاشیہ میں واضح کیا ہے.

اس روایت کے علاوہ دو معلق نصوص ہیں جس کی وجہ سے یہ کتب تاریخ وسیر میں پھیل گئی.

ایک سیرت ابن ہشام میں یہ قول: "وكان رسول الله ﷺ قد زوج عتبة بن أبي لهب رقية، أو أم كلثوم" (2).

مذکورہ قول سیرت ابن ہشام میں بے سند منقول ہے.

دوسرا مصعب زبیری ﷺ کا قول: "كانت رقية عند عتبة بن أبي لهب؛ وكانت أم كلثوم عند أبي عتيبة ابن أبي لهب " (3) .

یہ قول بھی بے سند معلق منقول ہے, غالبا ان کا مصدر بھی قتادہ کی طرف منسوب قول ہی ہو گا, لیکن ان دونوں مؤلفین کے جلالت علمی کی وجہ سے مؤرخین اسے اپنی کتابوں میں نقل کرتے گئے.

(1) أخرجه الطبراني في الكبير (22/ 435) (1060) من طريق زهير بن العلاء، ثنا سعيد بن أبي عروبة، عن قتادة بن دعامة به.

یہ سند اس شادی کے ثبوت میں پیش کرنے والی اصل ہے, ابن حجر هيثمي نے اسے حسن کہا ہے, جو کہ کسی طور درست نہیں.

انہوں نے فرمایا کہ ابن حبان نے زهير بن العلاء کی توثیق کی ہے, جو کہ درست نہیں, ابن حبان نے اس کی توثیق نہیں کی بلکہ اسے صرف اپنی کتاب "الثقات" میں ذکر کیا ہے, وہ کسی راوی کے بارے میں جرح معلوم نہ ہو تو اسے ثقات میں ذکر کرتے ہیں, جسے محدثین نے قبول نہیں کیا, لیکن مذکورہ راوی کے متعلق سخت جرح "متهم بالوضع" موجود ہے شاید وقت تالیف امام ابن حبان کے ذہن میں نہیں رہا.

امام ابو حاتم فرماتے ہیں: "هذه أحاديث موضوعة، وهذا شيخ لا يشتغل به" اس کی احادیث گھڑی ہوئی ہے اس شیخ سے حدیث نہیں لی جاتی. علل الحديث لابن أبي حاتم (6/ 400)(2616). المغني في الضعفاء للذهبي (1/ 241) (2215).

دوسری علت یہ ہے قتادة طبقہ رابعہ کے تابعی ہیں انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے زمانے کو نہیں پایا بلکہ اس کے اکثر روایات کبار تابعین سے ہیں لہذا اس میں انقطاع بھی ہے.

لہذا مذکور روایت مرسل قتادہ ہونے کے ساتھ موضوع بھی ہے.

(2) سيرة ابن هشام لعبد الملك بن هشام الحميري المعافري، أبو محمد، جمال الدين (المتوفى: 213هـ) (2/ 214).
(3) نسب قريش لمصعب بن عبد الله الزبيري (المتوفى: 236هـ) (ص: 22).

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

کوئی مستند روایت نہ ہونے کی وجہ سے اللہ کے رسول ﷺ کے بیٹیوں کی شادی ابولہب کے بیٹوں عتبۃ اورعتیبۃ سے ہوناکسی طرح ثابت نہیں, باقی سیرت نگاروں کا اس واقعے کا ذکر کرنا اس کے ثبوت کی دلیل نہیں۔سیرت نگار اللہ کے رسول ﷺ کو قریش کی طرف سے دی گئی تکالیف کے ضمن میں یہ بھی ذکر کر تے ہیں کہ آپ کی بیٹیوں کو طلاق دی گئی تھی مگر وہ اس کی اسنادی حیثیت پہ توجہ نہیں دیتے۔لیکن یہاں مقام مناظرے کا ہے تو منکرین بنات النبی ﷺ اس بات کے پابند ہیں کہ اپنے مدعا کو صحیح سند سے ثابت کریں.

صرف نکاح ہوا رخصتی نہیں:

سب سے اہم نکتہ جس سے منکرین بنات ﷺ کا دعوی باطل ہو جاتا ہے، اور ان کی ساری چیخ پکار بے سود ہو جاتی ہے، وہ یہ ہے کہ جن جن مؤرخین نے بھی اس شادی کا ذکر کیا ہے، ان سب نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ صرف نکاح ہوا تھا، رخصتی نہیں ہوئی تھی۔علی سبیل المثال امام دولابی کی کتاب میں حضرت رقیہ رضي الله عنها کی طلاق کے متعلق صاف لکھا ہے:"**فارقها ولم يكن دخل بها** فأخرجها الله من يديه كرامة لها وهوانا له وخلف عليها عثمان بن عفان رضي الله عنه "[(1)] انہیں طلاق دی گئی رخصتی سے پہلے, اللہ تعالی نے ان کی عزت افزائی اور ابو لہب کے بیٹے کی تذلیل کے لیے اس کے ہاتھوں سے نبی ﷺ کے بیٹی کو نکال لیا, اس کے بعد ان کی شادی حضرت عثمان رضي الله عنه سے ہوئی".

ابن سعد نے بھی حضرت ام کلثوم رضي الله عنها کے متعلق بھی صراحتا لکھا ہے کہ رخصتی سے پہلے ہی انہیں طلاق دی گئی: قال:"أم كلثوم بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وأمها خديجة بنت خويلد بن أسد بن عبد العزى بن قصي تزوجها عتيبة بن أبي لهب بن عبد المطلب قبل النبوة فلما بعث رسول الله وأنزل الله {تبت يدا أبي لهب} [المسد: 1] قال له أبوه أبو لهب: رأسي من رأسك حرام إن لم تطلق ابنته **ففارقها ولم يكن دخل بها**"[(2)] .

ام کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ ان کی ماں حضرت خدیجہ تھی, نبوت سے پہلے ان کی شادی عتیبہ بن ابی لہب سے ہوئی تھی, جب رسول اللہ ﷺ کی بعثت ہوئی اور اللہ تعالی نے سورۃالمسد{تبت يدا أبي لهب}[المسد:1] نازل فرمائی, تو ابولہب نے اپنے بیٹے سے کہا اگر تم نے محمد کی بیٹی کو طلاق نہ دی تو میرے سامنے آنا تمھارے لیے حرام ہے, تو اس نے اللہ کے رسول کی بیٹیوں کو طلاق دی"**ولم يكن دخل بها**", رخصتی نہیں ہوئی تھی.

اپنے چچا کے بیٹوں کے ساتھ کم سنی میں عقد کر لینا کوئی انوکھی بات نہیں۔بلکہ آج کے دور میں بھی اس کا رواج بہت سے ممالک میں موجود ہے، خصوصا جب بیٹی کسی معزز خاندان سے ہو۔یہاں تو بیٹیاں صادق وامین ﷺ کی ہیں تو رشتہ داروں کی جانب سے رشتہ مانگنے میں جلدی کرنا ایک فطری اور قابل فہم عمل ہے۔

جب تمام مؤرخین جو اس شادی کے قائل ہیں ان کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رخصتی نہیں ہوئی تھی، بلکہ صرف عقد ہوا تھا۔تو اعتراض کی کوئی وجہ نہیں رہتی، اس لیے کہ صرف عقد کے لیے کسی بھی فرقے میں کوئی عمر متعین نہیں۔البتہ رخصتی یا خلوت اس وقت تک درست نہیں جب تک لڑکی ازدواجی عمل کی متحمل نہیں ہوتی.

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب ابن سعد نے یہ کہہ دیا کہ زینب کی شادی ابو العاص سے نبوت سے پہلے ہوئی تو امام ذہبی نے اس کو ناممکن قرار دیا "وذكر ابن سعد: أن أبا العاص تزوج بزينب قبل النبوة، **وهذا بعيد**"[(3)] .

جب امام ذہبی سب سے بڑی بیٹی کی رخصتی کو قبل نبوت بعید از امکان قرار دے رہے ہیں, تو چھوٹی بیٹیوں کا بدرجہ اولی ناممکن ہے۔

---

(1) الذرية الطاهرة النبوية لأبي بشر محمد بن أحمد الأنصاري الدولابي (المتوفى:310ھ), (ص:53).
(2)الطبقات الكبرى لأبي عبد الله محمد بن سعد البغدادي (المتوفى:230ھ), (8/ 37).
(3) سير أعلام النبلاء لشمس الدين أبي عبد الله محمد بن أحمد الذهبي (المتوفى:748ھ) (2/ 246).

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے بیٹیوں کی شادی کافروں سے کیسے کرادی:

یہاں ایک شبہ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے, کہ اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے بیٹیوں کی شادی کافروں سے کیسے کرادی, اہل سنت کاموقف یہ ھے کہ یہ کفار سے نکاح کی تحریم سے پہلے تھا بعینہ یھی جواب مشہور شیعہ عالم شیخ مفید نے بھی دیاھے.

"والجواب، أن زينب ورقية كانتا ابنتي رسول الله صلى الله عليه وآله والمخالف لذلك شاذ بخلافه، فأما تزويجه لهما بكافرين فإن ذلك كان قبل تحريم مناكحة الكفار، وكان له أن يزوجهما لمن يراه، وقد كان لأبي العاص وعتبة نسب برسول الله صلى الله عليه وآله وكان لهما محل عظيم إذ ذلك ولم يمنع الشرع من العقد لهما فيمتنع رسول الله صلى الله عليه وآله من أجله" (1).

کہتے ہیں کہ اس کا جواب یہ ہے زینب اور رقیہ اللہ کے رسول ﷺ کی بیٹیاں تھیں, اس کی مخالفت کرنے والا اپنی مخالفت میں شاذ ہے, اور آپ کا ان کی شادی دو کافروں سے کرانا تو یہ کفار سے نکاح کی تحریم سے پہلے تھا, اور آپ کو حق تھا جہاں مناسب سمجھتے ان کی شادی کردیتے, یقینا ابو العاص اور عتبہ کی اللہ کے رسول ﷺ سے قرابت داری تھی, اور اس وقت وہ دونوں صاحب مرتبہ تھے,شریعت میں بھی ان سے عقد کی ممانعت نہیں تھی کہ اللہ کے رسول ﷺ اس رشتہ سے رک جاتے".

شیخ مفید کے اس جواب میں ایک تو اللہ کے رسول ﷺ کی بیٹیوں کو ثابت کیا ہے اور مخالفین کی رائے کو شاذ کہا ہے, اورساتھ اس عقد کی علت کی بھی وضاحت کر دی کہ یہ کفار سے نکاح کی تحریم سے پہلے تھا.

یہ جواب بفرض ثبوت ھے جبکہ یہ عقد ثابت ھی نہیں جیسے کہ ہم ذکر کرچکے ہیں .

کیااللہ کے رسول ﷺ کے دوسری بیٹیوں کی کوئی فضیلت نہیں:

ایک شبہ یہ بھی ذکر کیاجاتاہے کہ یہ اگر اللہ کے رسول ﷺ بیٹیاں ہوتی توان کے بھی فضائل ذکر ہوتے؟

1- اس کا آسان جواب یہ ہے اللہ کے رسول ﷺ کے گھر میں پیدا ہوناہی ایسی فضیلت ہے جس کے بعد کسی فضیلت کے ذکر کی ضرورت نہیں رہتی.

2- دوسری بات اہل بیت کے فضائل میں جتنی روایتیں ذکر ہوئی ہیں ان میں اللہ کے رسول ﷺ کی صاحبزادیاں شامل ہیں.

تیسری بات یہ کہ اگر ہم مختلف واقعات پر غور کریں توہمیں ان کے فضائل نظر آئیں گے جسے بصارت کے ساتھ بصیرت کی ضرورت ہوتی ہے.

جب حضرت زینب رضي الله عنها نے جنگ بدر میں اپنے خاوند کی رہائی کے لیے حضرت خدیجہ کادیا ہوا ہار بھیجاتو اللہ کے رسول ﷺ اسے دیکھ کر آبدیدہ ہوئے,اور ان کے احترام میں ہار کو بھی واپس کیااوران کے خاوند کو آزاد کیا "إن رأيتم أن تطلقوا لها أسيرها وتردوا إليها متاعها فعلتم" (2) .

ہجرت کے وقت ان کو بعض کفار قریش نے تکلیف پہنچائی تو اللہ کے رسول نے فرمایا: "هي أفضل بناتي أصيبت فيّ" (1) یہ میری بہترین بیٹیوں میں سے ہیں جنہیں میری وجہ سے تکلیف پہنچی,اوران کو ھجرت کے وقت تکلیف پہنچانے والے دونوں لوگ "هبار بن الأسود اور نافع بن عبد قيس "کاخون رائیگاں قرار دیا "فإن وجدتموهما فاقتلوهما"(2) اور جب ان کی وفات ہوئی تو انہیں اپنا چادر دیا تاکہ انہیں کفن سے پہلے پہنایا جاسکے "فأعطانا حقوه وقال.... أشعرنها إياه" (3) .

---

(1) المسائل العكبرية للمفيد(مسئلہ نمبر50ص120).
(2) أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى(8/31)،والحاكم(3/366).وقال:هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه،ووافقه الذهبي.

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

اسی طرح حضرت رقیہ رضي الله عنها کو حبشہ کی طرف ہجرت أولی کا شرف حاصل ہوا, اور جنگ بدر کے موقع پر حضرت رقیہ رضي الله عنها بیمار ہوئیں تو ان کی تیمارداری کے لیے حضرت عثمان رضي الله عنه کو مدینہ میں رکنے کا حکم دیا اور فرمایا: "إن لک أجر رجل ممن شھد بدرأو سھمہ" (4).

کیا ان کی تیمارداری کرنے والے کو جنگ بدر میں شمولیت کا اجر اور حصہ کا ملنا ان کی بڑی فضیلت نہیں؟ اور اللہ کے رسول ﷺ کا ان سے محبت کی دلیل نہیں؟.

اسی طرح حضرت ام کلثوم رضي الله عنها کی وفات پر خود نبی اکرم ﷺ قبر کے قریب تشریف فرما کر روتے رہے, اور ان کو قبر میں حضرت علی بن أبي طالب, فضل بن عباس اور اسامہ بن زید رضي الله عنهم نے اتارا,(5) جو کہ نبی اکرم ﷺ کی ان سے خصوصی محبت کو ظاہر کرتا ہے۔

چونکہ یہ تحریر اللہ کے رسول ﷺ کے باقی تین بیٹیوں کے متعلق تھی اس لیے اس میں حضرت فاطمہ الزهراء رضي الله عنها کا ذکر نہیں آیا, اهلسنت ان کو اللہ کے رسول ﷺ کی صاحبزادیوں میں سب سے افضل سمجھتی ھے اس لیے ان کی ایک عظیم منقبت ذکر کر کے تحریر کو ختم کرتے ہیں جسے أم المؤمنين سيدة عائشة صديقة رضي الله عنها نے روایت کیا ہے کے اللہ کے رسول ﷺ نے حضرت فاطمہ رضي الله عنها سے فرمایا: "یافاطمة ألا ترضين أن تكوني سيدة نساء المؤمنين أو سيدة نساء هذه الأمة (6) اے فاطمہ کیا تو اس بات پہ خوش نہیں کہ تو تمام مومنہ عورتوں کے سردار ہو یا اس امت کی تمام عورتوں کے سردار ہو. اور انھیں یہ شرف بھی حاصل ھے کہ اللہ تعالی نے اپنے رسول ﷺ کا نسل انھی کے توسط سے جاری رکھا, رضي الله عنها وأرضاها.

اہل سنت اللہ کے رسول ﷺ کی تمام صاحبزادیوں رضي الله عنهن کا احترام اور محبت کو واجب سمجھتی ہے اور تمام اہل بیت سے محبت کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں اوریہی اللہ کے رسول ﷺ سے حقیقی محبت کی دلیل ہے، جس میں ذاتی بغض وعناد پر مبنی کسی بھی سیاست وفرقہ پرستی کی آمیزش اللہ کے رسول ﷺ سے ہماری محبت کے دعوے کو مشکوک بناتی ہے, اللہ تعالی ہمیں تمام اہل بیت سے یکساں محبت کی توفیق عطا فرمائے۔

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ ومن تبعھم بإحسان إلی یوم الدین.

(1) أخرجه الحاكم(2/219). وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه.
(2) صحيح البخاري(3/ 1098) (2853), فتح الباري لابن حجر(6/ 150).
(3) صحيح مسلم(2/ 646) (939).
(4) صحيح البخاري(3/ 1139) (2962).
(5) أخرجه ابن سعد في الطبقات الكبرى (8/39).
(6) صحيح البخاري(5/ 2317) (5928), صحيح مسلم(4/ 1904) (2450).

خلاصہ

1- اللہ کے رسول ﷺ کی چار صاحبزادیاں ھیں جسے ھم نے قرآن سنت اجماع امت اور فقہ جعفریہ کے کتب سے ثابت کیا.

2- اللہ کے رسول ﷺ کے ان صاحبزادیوں کی تاریخ ولادت کے بارے میں کوئی معتبر روایت نھیں, اور نہ اس بات کا ثبوت ھے کہ اللہ کے رسول ﷺ کو اولاد شادی کے پانچ سال کے بعد ھوئی, اس لیے کسی جمع تفریق کے ذریعے اللہ کے رسول ﷺ کی ان تین صاحبزادیوں کا انکار قطعیت کا انکار ھو گا.

3- ابولھب کے بیٹوں سے حضرت رقیہ اور ام کلثوم رضي اللہ عنہما کی شادي بھی معتبر روایت سے ثابت نھیں, البتہ سیرت نگار حضرات اللہ کے رسول ﷺ کو قریش کی طرف سے دی گئی تکالیف کے ضمن میں یہ بھی ذکر کرتے ہیں کہ آپ کی بیٹیوں کو طلاق دی گئی تھی, لیکن ان سب کا اتفاق ھے کہ طلاق رخصتی سے پھلے ھوگئی تھی, اس لیے اعتراض کی کوئی وجہ نہیں رہتی، صرف عقد کے لیے کسی بھی فرقے میں کوئی عمر متعین نہیں.

4- اہل بیت کے فضائل میں جتنی روایتیں ذکر ہوئی ہیں ان میں اللہ کے رسول ﷺ کی صاحبزادیاں برابر کے شامل ہیں, ان کی انفرادی فضیلت بھی ثابت ھے, جنھیں سابقہ سطور میں ذکر کیا جاچکا ھے.

5-اللہ کے رسول ﷺ سے محبت کا تقاضا یہ ھے کہ تمام اھل بیت سے بلا تفریق محبت کی جاے جس میں ذاتی بغض وعناد پر مبنی کسی بھی سیاست وفرقہ پرستی کی آمیزش اللہ کے رسول ﷺ سے ہماری محبت کے دعوے کو مشکوک بناتی ہے.

المراجع والمصادر:

1. القرآن الکریم

کتب أهل السنة:

2. صحيح البخاري لمحمد بن إسماعيل أبو عبدالله البخاري الجعفي دار ابن كثير، اليمامة بيروت الطبعة الثالثة، 1407 – 1987م تحقيق: د. مصطفى ديب البغا أستاذ الحديث وعلومه في كلية الشريعة - جامعة دمشق, عدد الأجزاء: 6.
3. صحيح مسلم لمسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (المتوفى: 261هـ) المحقق: محمد فؤاد عبد الباقي, الناشر: دار إحياء التراث العربي - بيروت عدد الأجزاء: 5.
4. الأحاديث المختارة أو المستخرج من الأحاديث المختارة مما لم يخرجه البخاري ومسلم في صحيحيهما لضياء الدين أبو عبد الله محمد بن عبد الواحد المقدسي (المتوفى: 643هـ). دراسة وتحقيق: معالي الأستاذ الدكتور عبد الملك بن عبد الله بن دهيش, الناشر: دار خضر للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت - لبنان الطبعة: الثالثة، 1420هـ - 2000م عدد الأجزاء: 13.
5. الإرشاد في معرفة علماء الحديث لأبي يعلى الخليلي، خليل بن عبد الله بن أحمد بن إبراهيم بن الخليل القزويني (المتوفى: 446هـ) المحقق: د. محمد سعيد عمر إدريس الناشر: مكتبة الرشد – الرياض الطبعة: الأولى، 1409هـ - عدد الأجزاء: 3.
6. الاستيعاب في معرفة الأصحاب لأبي عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم النمري القرطبي (المتوفى: 463هـ) المحقق: علي محمد البجاوي الناشر: دار الجيل، بيروت الطبعة: الأولى، 1412هـ - 1992م عدد الأجزاء: 4.
7. الذرية الطاهرة النبوية لأبي بِشر محمد بن أحمد بن حماد بن سعيد بن مسلم الأنصاري الدولابي الرازي (المتوفى: 310هـ), المحقق: سعد المبارك الحسن, الناشر: الدار السلفية – الكويت, الطبعة: الأولى، 1407, عدد الأجزاء: 1.
8. سير أعلام النبلاء لشمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى: 748هـ) المحقق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

الأرناؤوط الناشر: مؤسسة الرسالة الطبعة: الثالثة، 1405هـ / 1985م عدد الأجزاء: 25 .

9. السيرة النبوية لابن هشام, عبد الملك بن هشام بن أيوب الحميري المعافري، أبو محمد، جمال الدين (المتوفى: 213هـ), تحقيق: مصطفى السقا وإبراهيم الأبياري وعبد الحفيظ الشلبي, الناشر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي وأولاده بمصر, الطبعة: الثانية، 1375هـ - 1955م, عدد الأجزاء: 2 الطبعة: الأولى، 1968م, عدد الأجزاء: 8.

10. الطبقات الكبرى, أبو عبد الله محمد بن سعد بن منيع الهاشمي بالولاء، البصري، البغدادي المعروف بابن سعد (المتوفى: 230هـ), المحقق: إحسان عباس, الناشر: دار صادر - بيروت

11. العلل لابن أبي حاتم لأبي محمد عبد الرحمن بن محمد بن إدريس بن المنذر التميمي، الحنظلي، الرازي ابن أبي حاتم (المتوفى: 327هـ) تحقيق: فريق من الباحثين بإشراف وعناية د/ سعد بن عبد الله الحميد ود/ خالد بن عبد الرحمن الجريسي, الناشر: مطابع الحميضي, الطبعة: الأولى، 1427هـ - 2006م, عدد الأجزاء: 7 .

12. المستدرك على الصحيحين لأبي عبد الله الحاكم محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه بن نُعيم بن الحكم الضبي الطهماني النيسابوري المعروف بابن البيع (المتوفى: 405هـ), تحقيق: مصطفى عبد القادر عطا, الناشر: دار الكتب العلمية - بيروت, الطبعة: الأولى، 1411 - 1990م, عدد الأجزاء: 4.

13. معجم الصحابة لأبي القاسم عبد الله بن محمد بن عبد العزيز بن المَرْزُبان بن سابور بن شاهنشاه البغوي (المتوفى: 317هـ), المحقق: محمد الأمين بن محمد الجكني الناشر: مكتبة دار البيان - الكويت الطبعة: الأولى، 1421هـ - 2000م عدد الأجزاء: 5.

14. المعجم الكبير لسليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي، أبو القاسم الطبراني (المتوفى: 360هـ) المحقق: حمدي بن عبد المجيد السلفي, دار النشر: مكتبة ابن تيمية - القاهرة الطبعة: الثانية عدد الأجزاء: 25.

15. المغني في الضعفاء لشمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز الذهبي (المتوفى: 748هـ) المحقق: الدكتور نور الدين عتر.

16. نسب قريش, لمصعب بن عبد الله بن مصعب بن ثابت بن عبد الله بن الزبير، أبو عبد الله الزبيري (المتوفى: 236هـ), المحقق: ليفي بروفنسال، أستاذ اللغة والحضارة بالسوربون، ومدير معهد الدروس الإسلامية بجامعة باريس - سابقا, الناشر: دار المعارف، القاهرة, الطبعة: الثالثة, عدد الأجزاء: 1

17. الوافي بالوفيات لصلاح الدين خليل بن أيبك بن عبد الله الصفدي (المتوفى: 764هـ) المحقق: أحمد الأرناؤوط وتركي مصطفى الناشر: دار إحياء التراث - بيروت عام النشر: 1420هـ - 2000م عدد الأجزاء: 29.

كتب الشيعة:

18. إعلام الورى بأعلام الهدى، أبو الفضل بن الحسن الطبرسي (ت 548هـ) ط 3 دار الكتب الإسلامية - إيران، قدم له: محمد مهدي السيد حسن الخراساني.

19. بحار الأنوار للشيخ محمّد باقر بن محمّد تقي المجلسي (ت 1111هـ) الناشر: مؤسسة الوفاء الطبعة: ۲, تاريخ النشر: ۱۴۰۳ھ.

20. الخصال، ابن بابويه القمي الصدوق (ت 381هـ) ط مؤسسة النشر الإسلامي التابعة لجماعة المدرسين بقم 1414هـ صححه وعلق عليه علي أكبر الغفاري.

21. دلائل الإمامة لأبي جعفر محمد بن جرير بن رستم الطبري (ت 411هـ) الناشر: منشورات مؤسسة الاعلمي للمطبوعات; الطبعة: الثانية 1988م.

22. الكافي لأبي جعفر محمّد بن يعقوب الكليني (المتوفى 329 هـ) الناشر: دار الحديث للطباعة والنشر الطبعة: ا, تاريخ النشر: ۱۴۳۰ھ.

23. المسائل العكبرية للشيخ المفيد محمد بن محمد بن النعمان البغدادي (المتوفى 413 هـ) تحقيق علي اكبر الالهي الخرساني, الناشر المؤتمر العالمي لالفية الشيخ المفيد.

24. منتهى الآمال في تواريخ النبي والآل للشيخ عباس القمي (ت 1294هـ) الناشر: مؤسسة النشر الاسلامي قم.

25. وفاة الصديقة الزهراء، عبد الرزاق المقرم، (ت 1316هـ) ط مؤسسة الوفاء - بيروت - لبنان (1403هـ - 1983م).

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.2 2022

فہرست موضوعات

- ابتدائیہ۔
- صحابہ واہل بیت کے متعلق اہل سنت کا موقف۔
- اہل سنت کا اللہ کے رسول ﷺ کے چار بیٹیاں ہونے پر اجماع۔
- مبتدعہ کا اہل بیت کے متعلق غیر متوازن موقف۔
- قرآن مجید سے چار بیٹیوں کا ثبوت۔
- شیعہ کتب سے چار بیٹیوں کا ثبوت۔
- اللہ کے رسول ﷺ کے صاحبزادیوں کے متعلق شبہات۔
- شبہات کا جواب۔
- اللہ کے رسول ﷺ کی بیٹیوں تاریخ ولادت سے متعلق روایتیں ضعیف ہیں۔
- کم عمری میں شادی سے وجود کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔
- اتنی کم عمری میں ابولہب کے بیٹوں سے کیسے شادی ہوئی۔
- صرف نکاح ہوا رخصتی نہیں۔
- اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے بیٹیوں کی شادی کافروں سے کیسے کرادی۔
- کیا اللہ کے رسول ﷺ کے دوسری بیٹیوں کی کوئی فضیلت نہیں۔
- خلاصہ۔